مختصر بیان

لیلۃ القدر

از

حضرت علاّمہ بحرالعلوم اشرف العلماء سید اشرف شمسیؒ

عرض حال

ساری تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے سزاوار ہے جوساری کائنات کا خالق ومالک ہے۔قادر مطلق ہے۔

درودوسلام خاتمین علیھما السلام پراوران کی آل واصحاب پر۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ہے کہ مجھے اپنے جدامجد حضرت علامہ بحرالعلوم اشرف العلماء سید اشرف شمسیؒ کی تالیفات کے تحفظ واشاعت کی توفیق واستطاعت عطا فرمائی۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے ''علامہ شمسی ریسرچ اکیڈمی'' کا قیام عمل میں لایا گیا اور تین کتابیں ''علامہ شمسی مشاہیر کی نظر میں'' ''رسالۃ المعراج'' اور ''اصلاح الظنون فی جواب ابن خلدون'' شائع کی گئیں زیر نظر کتاب ''مختصر بیان لیلۃ القدر'' اس سلسلہ اشاعت کی چوتھی کڑی ہے۔رمضان المبارک کی مناسبت سے یہ مضمون افادۂ عام کے لئے شائع کیا جارہا ہے۔اس مضمون کی ایک نقل جناب شیخ چاند ساجد صاحب رکن اکیڈمی کے پاس محفوظ تھی جنھوں نے حضرت علامہ شمسی علیہ الرحمہ کے علمی کارناموں پر تحقیقی مقالہ لکھ کر جامعہ عثمانیہ سے یم۔فل کی ڈگری حاصل کی ہے۔ نیز علامہؒ کی تصانیف 'العقائد' اور 'رسالہ دعا' کا انگریزی وہندی میں ترجمہ بھی کیا ہے۔اس مضمون کی فراہمی کے لئے میں موصوف کا شکر گزار ہوں۔

علامہ شمسی ریسرچ اکیڈمی کے سرپرست حضرت مولانا سید خدا بخش میانجی میاں صاحب قبلہ، جناب صادق محمد خاں صاحب معتمد عمومی، جناب محمد محمود الحسن خان صاحب صوفی معتمد، جناب اقبال محمد خان صاحب خازن اور دیگر اراکین خصوصاً جناب سید خوندمیر روشن خوندمیری مدیر ماہنامۂ فضیلت کا بھی شکر گزار ہوں جن کا پُرخلوص تعاون مجھے حاصل ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہماری اس کوشش کو کامیابی سے ہمکنار کرے اور رفقائے کار کو اجر عظیم عطا فرمائے۔آمین

سید یداللہ یداللّٰہی شجیع

صدر علامہ شمسی ریسرچ اکیڈمی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حامداً ومصلیاً۔ قرآن مجید سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ قرآن مجید رمضان کے مہینے میں رسول اللہ ﷺ پر اترا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے شہر رمضان الذی انزل فیه القرآن یعنی رمضان کا وہ مبارک مہینہ ہے کہ اس میں قرآن مجید رسول اللہ ﷺ پر اتارا گیا ہے۔

قرآن مجید کے اترنے کے کئی معنی ہیں۔ اول یہ کہ علم باری سے لوح محفوظ پر رمضان شریف میں قرآن کا نزول ہوا۔ دوم یہ کہ لوح محفوظ سے قلب رسول اللہ ﷺ پر رمضان شریف میں نزول ہوا ہے۔ سوم یہ کہ رسول ﷺ کے قلب مبارک پر ہر رمضان میں پورا قرآن اتارا جاتا تھا اور پھر حضرت حسب موقع ہر آیت کو اللہ کے حکم سے جو کہ بواسطۂ جبرئیل آپ کو ہوتا تھا اپنے اصحاب پر ظاہر فرماتے تھے۔ بعضے اصحاب نے آنحضرت ﷺ کے زمانے میں اس کی تالیف بھی کی ہے چنانچہ بخاری و مسلم میں روایت ہے عن انس رضی اللہ عنہ قال جمع القران علی عهد رسول الله اربعه کلهم من الانصار ابی ابن کعب و معاذ ابن جبل و زید ابن ثابت و ابو زید قیل الانس من ابو زید قال احد عمومتی یعنی انس ابن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں چار آدمیوں نے قرآن مجید کو جمع کیا ہے اور یہ سب انصار تھے ان میں سے ایک ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ ہیں دوم معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ ہیں سوم زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ہیں چہارم ابوزید رضی اللہ عنہ ہیں اور فرمایا کہ اگر تم کو محاورۂ قرآن پر کہیں شبہ ہو تو اس کو قریش کی زبان سے مطابق کر لو چنانچہ اس حدیث کے یہ الفاظ ہیں۔ اذا اختلفتم وزید ابن ثابت فی شیءٍ من القران فاکتبوہ بلسان قریش فانما انزل بلسانهم

یعنی تم اور زید ابن ثابت کو قران مجید کے کسی نقط میں اختلاف ہو تو اس کو قریش کی زبان پر لکھو کیونکہ قران مجید انہی کی زبان کے موافق اترا ہے۔

خاص رمضان کے مہینے میں نزول قرآن کی وجہ یہ ہے کہ یہ مہینہ اللہ کے علم میں بہت ہی بزرگ ہے۔ واضح ہو کہ رمضان کی فضیلت میں بہت سی صحیح حدیثیں کتب احادیث میں مروی ہیں۔ عن ابی هریره قال قال رسول الله ﷺ کل عمل ابن آدم یضاعف خمسه عشر امثالها الی سبع مائة ضعف قال الله تعالیٰ الّا الصوم فانه لی وانا اجزیٰ به یدع شهوته وطعامه من اجلی

ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا انسان کے ہر عمل کا ثواب بڑھتا جاتا ہے یہاں تک کہ پندرہ درجوں سے سات سو درجوں تک پہونچ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ کے ثواب کی یہ کیفیت نہیں ہے کیونکہ روزہ میرے لئے رکھا گیا ہے اور میں ہی اس کا ثواب دوں گا۔ روزہ دار نے خاص میرے لئے اپنی خواہش اور اپنی غذا چھوڑ دی ہے۔

نسائی نے روایت کی ہے **عن ابی ھریرہ ان رسول اللہ ﷺ قال اذا دخل شھر رمضان فتحت ابواب الجنّة وغلقت ابواب النّار وصفدت الشیاطین** ۔ ابوھریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب ماہ رمضان آتا ہے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور شیاطین قید کردیئے جاتے ہیں اور یہ بھی روایت کی ہے **ان ابن عباس کان یقول رسول اللہ اجود الناس وکان اجود مایکون فی رمضان حین بلقاہ جبرئیل وکان جبرئیل بلقاۂ فی کل لیلة من شھر رمضان فیدراہ القران قد کان رسول اللہ ﷺ حین بلقاۂ جبرئیل اجود بالغیر من الرمیح المرسلہ**

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے مہینہ میں زیادہ تر سخاوت کرتے تھے اور زیادہ تر سخاوت اسوقت فرماتے تھے جبکہ آپ کی ملاقات جبرئیل سے ہوتی تھی۔ رمضان کے مہینہ میں ہر رات آپ کی جبرئیل سے ملاقات ہوتی تھی اور آپ کو وہ قرآن مجید کا درس دیتے تھے اور جب کبھی آپ جبرئیل سے ملاقات کرتے تھے زیادہ تر سخاوت کرتے تھے۔ ان احادیث سے ثابت ہے کہ رمضان کا مہینہ دوسرے مہینوں کے مقابلے میں زیادہ تر بزرگ ہے اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ قرآن مجید کو ماہ رمضان میں آنحضرت پر اتارا کیونکہ زیادہ بزرگ چیز زیادہ بزرگ وقت میں نازل ہونا زیادہ مناسب ہے۔ غرض قران مجید رمضان میں نازل ہوا ہے۔ جب یہ بات معلوم ہوگئی تو اب ہم یہ بیان کرتے ہیں کہ رمضان کی سب راتوں میں لیلۃ القدر زیادہ بزرگ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **انا انزلنا ہ فی لیلة القدر وما ادرٰک ما لیلة القدر لیلة القدر خیر" من الف شھر تنزل الملائکة والرُّوح فیھا باذن ربھم من کل امر سلام ھی حتی 'مطلع الفجر**۔ یعنی ہم نے قران مجید کو لیلۃ القدر میں اتارا ہے کس نے اے محمد تم کو معلوم کرایا کہ لیلۃ القدر کس مرتبہ کی ہے۔ لیلۃ القدر ہزار مہینوں کی بزرگی سے بہتر ہے اس رات میں فرشتے اور روح

نازل ہوتے ہیں اللہ کے حکم سے ہر حکم کو لئے ہوئے اس رات میں طلوع فجر تک سلامتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لیلۃ القدر تین وجہ سے زیادہ بزرگ ہے اول یہ کہ لیلۃ القدر کی بزرگی ہزار مہینوں کی بزرگی سے بہتر ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ اس رات میں جو عبادت کی جاتی ہے وہ افضل ہے اس عبادت سے جو ہزار مہینوں میں کی جاتی ہے دوم یہ کہ اس رات میں فرشتے آسمان سے اترتے ہیں تا کہ اس رات کی برکتوں سے فائدہ اٹھائیں۔فرشتوں کے اس رات میں اترنے کا سبب یہ ہے کہ دن اور رات کا وجود آفتاب کے طلوع وغروب سے ہوتا ہے یعنی جب آفتاب طلوع ہوتا ہے تو دن ہو جاتا ہے اور جب وہ غروب ہوتا ہے تو رات ہو جاتی ہے مگر آفتاب کے طلوع وغروب کا اثر عالم سفالی یعنی دنیا میں ہوتا ہے تو دن رات کا وجود آسمان پر ثابت نہ ہوگا غرض اس رات کی برکتیں زمین سے مخصوص ہیں لہذا ان برکات کے حصول کے لئے فرشتے اترتے ہیں اور مومنین کے ساتھ اس رات میں عبادت کرتے ہیں۔روح میں مفسرین نے اختلاف کیا ہے بعضوں کا یہ بیان ہے کہ روح سے مراد حضرت عیسیٰؑ ہیں اور بعضوں کا یہ بیان ہے کہ روح سے مراد ایک فرشتۂ معظم ہے اور بعضوں نے بیان کیا ہے کہ روح سے مراد ایک گروہ فرشتوں کا ہے۔خلاصہ یہ کہ عالم ارواح کا نزول زمین پر اس وجہ سے ہوتا ہے کہ برکات لیلۃ القدر سے مشرف ہوں۔

واضح ہو کہ لیلۃ القدر کو لیلۃ القدر اس وجہ سے کہتے ہیں اس رات میں ان امور اور اشیاء کی تقدیر کی جاتی ہے جن کا ظہور اس رات کے بعد دنیا میں ہوتا ہے نیک بختی و بد بختی کفر و ایمان بھلائی و برائی دولت وفقر علم و نادانی غرض ہر چیز کی تقدیر اللہ تعالیٰ اس رات میں فرماتا ہے۔بعضے مفسرین کی یہ رائے ہے کہ آیت **انا انزلنا ہ فی لیلۃ مبار کہ** میں بھی لیلۃ القدر ہی مراد ہے۔اور بعضوں کو اس رائے سے اختلاف ہے مگر صحیح یہی ہے کہ عالم دنیا کا موازنہ تفصیلی اسی رات میں ہوتا ہے۔سوم یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس رات میں سلامتی کی خبر دی ہے اور سلامتی سے خیر و برکت مراد ہے یعنی صبح صادق تک اس رات کی برکتیں نمازیوں اور اس رات سے برکت طلب کرنے والوں کو پہنچتے ہیں۔غرض اس رات میں جو نیک عمل کیا جاتا ہے اس کے ثواب کی مقدار اس سے زیادہ ہے کہ کسی نے وہی عمل ہزار مہینوں تک جاری رکھا ہو مگر ان مہینوں سے مراد ایسے مہینے ہیں جن میں لیلۃ القدر نہ ہو پس مومنین کو ضرور ہے کہ اس رات میں نیک عمل کریں اچھی ہدایت کریں سخاوت کریں اہلِ حاجت کی مدد کریں مساجد کو آباد رکھیں یعنی اس رات میں بیدار رہیں۔علماء کو اختلاف ہے کہ یہ

رات کونسے مہینے میں ہے۔ بعضوں کا یہ خیال ہے کہ یہ رات ہر مہینے میں آتی ہے اس کا دورہ بارہ مہینوں میں ہوتا ہے یعنی کبھی یہ رمضان میں آتی ہے تو کبھی شوال میں آتی ہے اسی طرح اس کا دورہ ہر مہینے میں ہوا کرتا ہے۔ علماء نے اس رائے کی بناء بعضے ضعیف حدیثوں پر ڈالی ہے اور صحیح یہ ہے کہ یہ رات رمضان کے مہینے میں ہے کیونکہ بہت صحیح حدیثوں سے یہی بات ثابت ہوتی ہے اور جمہور محدثین اور بہت سے فقہاء کی یہی رائے ہے۔ قرآن شریف بھی اسی بات کو بتاتا ہے کہ لیلۃ القدر رمضان کے مہینہ میں ہے کیونکہ یہ بات ثابت ہے کہ رمضان میں قرآن مجید اترا ہے اور اس سورۃ سے ثابت ہے کہ لیلۃ القدر میں نزول قران ہوا ہے تو ان دونوں کو ملانے سے یہی بات ثابت ہوگی کہ لیلۃ القدر رمضان شریف میں ہی ہے پھر اس بات میں اختلاف ہے کہ یہ رات رمضان کے کونسے عشرے میں ہے۔ بعضوں کا یہ خیال ہے کہ رمضان کی ہر تاریخ میں اس کا انتقال ہوا کرتا ہے۔ بعضوں کی یہ رائے ہے کہ یہ رات مبہم نہیں ہے بلکہ آخری دہائی میں یہ رات معین ہے۔ بعضوں کا یہ قول ہے کہ اکیس رمضان کی یہی رات ہے امام شافعیؒ کا یہی مذہب ہے اور بعض کہتے ہیں کہ رمضان کی تیئسویں شب ہے بعض کہتے ہیں کہ چوبیسویں تاریخ ہے اور بعض کہتے ہیں کہ رمضان کی ستائیسویں شب یہی رات ہے۔ یہ مذہب عبداللہ بن مسعود اور بعضے دیگر صحابہ کا ہے امام اعظمؒ نے بھی اس رائے کو پسند کیا ہے اسی واسطے اکثر حنفیہ اس رات کی تعظیم کرتے ہیں نوافل پڑھتے ہیں قرآن ختم کرتے ہیں بیدار رہتے ہیں تسبیح پڑھتے ہیں ذکر کرتے ہیں یہ سب کچھ ہے لیکن احادیث صحیحہ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ فقہاء و مجتہدین سے اس رات کے تعین کا فیصلہ نہیں ہوسکا کیونکہ جو حدیثیں اس رات کے تعین کو ثابت کرتی ہیں آپس میں متعارض اور صحیح وقوی ہیں پس ان میں سے بعضے احادیث کو بعضے حدیثوں پر ترجیح نہیں ہوسکتی حاصل یہ کہ علماء و مجتہدین کو لیلۃ القدر کے تعین میں ہمیشہ تردد ہی رہا تا آنکہ زمان فیض رساں امام مہدیؑ آ گیا اور ہدایت وارشاد کا آفتاب چمکنے لگا ہدایت وعدالت کے اشاعت دنیا میں ہونے لگی۔ گنج مخفی کے خزانے لوگوں پر تقسیم ہونے لگے بالآخر اللہ تعالیٰ کے حکم سے حسب فرمان رسول اللہ ﷺ دعوت مہدیت علی روس الاشہاد آپ نے فرمایا اپنی ہدایت کی برکتوں سے مومنین کے دلوں کو منور فرمایا۔

ولایت محمد یہ کے احکام واصول کی پوری تعلیم دی قرآن مجید سے ان اصول وفرائض پر استدلال فرمایا غرض وہ احکام جو ولایت محمد یہ سے متعلق تھے اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا ان کا اظہار اور ان کی تبلیغ زبان

مہدی سے جو میری اولاد یعنی اولاد فاطمہؓ سے ہے ہوگی ۔ یہی امام خلیفتہ اللہ اور خاتم دین رسول اللہ ﷺ ہے۔ پس مہدی کا خاتم دین ہونا اسی وجہ سے ہے کہ آپ کی دعوت سے احکام ولایت کا ظہور ہوا گویا دین رسول اللہ ﷺ کے دو حصے تھے ایک وہ حصہ جو احکام نبوت سے متعلق تھا اور دیگر وہ حصہ جو احکام ولایت سے متعلق تھا پس پہلے حصہ کی دعوت آنحضرت ﷺ نے کی اور حصہ دوم کی دعوت حضرت مہدیؑ نے کی چونکہ یہ دعوت اخیر حصہ کی تھی اور حضرت مہدی نے ان احکام کی دعوت کی ہے لہذا مہدیؑ کے خاتم دین ہونے کی آنحضرت ﷺ نے خبر دی ہے

اس تقریر سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ مہدی نے بہت سے وہ احکام جو ولایت محمد یہ سے متعلق تھے بیان فرمائے اسی طرح خدا کے حکم سے لیلتہ القدر کا تعین بھی فرما دیئے

اسکی تفصیل یہ ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امام مہدیؑ نماز عشاء کے بعد محل میں رونق افروز ہوئے ۔ ستائیسویں شب کے نصف کے بعد امام علیہ السلام کو خدا کے حکم سے اس رات کا انکشاف ہوا ہے۔ مشہور ہے کہ حضرت کو خدا سے یہ حکم ہوا کہ سید محمد آسمان کی طرف دیکھو۔ حضرت علیہ السلام نے آسمان کی طرف دیکھا تو اسے نہایت مزّین پایا۔ فرشتوں کی صفیں اس حالت میں دیکھیں کہ وہ خدا کی طاعت میں مصروف ہیں اور ختنبوں کو بہت ہی آراستہ دیکھا اس کے بعد حکم ہوا کہ یہ سب کچھ اس وجہ سے ہے کہ ''آج لیلتہ القدر ہے اس کا حال مخفی تھا جو تم پر ظاہر کر دیا گیا۔ تم اس کے شکریہ میں دو رکعت ادا کرو'' حضرت مہدی علیہ السلام نے اس فرمان کے بعد صحابیوں کے ساتھ اظہار لیلتہ القدر کے شکریہ میں دو رکعتیں ادا فرمائیں پھر اس کے بعد دوسرے رمضان میں جماعت کثیر کے ساتھ دو رکعتیں لیلتہ القدر کی پڑھیں ۔ خلاصہ یہ کہ لیلتہ القدر کی تعین کا انکشاف حضرت امام مہدی علیہ السلام پر ہوا ہے۔

واضح ہو کہ لیلتہ القدر کا ہم گنہ گاروں پر بواسطۂ امام مہدی موعود علیہ السلام ظاہر ہو جانا ایک نعمت عظمٰی ہے ۔ کیونکہ اگر کسی شخص پر ایک مرتبہ لیلتہ القدر آ جائے اور وہ اس رات میں عبادت خدا میں مصروف ہو جائے تو اس کی شبینہ عبادت ہزار مہینوں کی عبادت مقبولہ سے بہتر ہو جاتی ہے تو جب اس رات میں ہر عاقل و بالغ اپنی زندگی تک ہر سال مستفید ہوتا ہے تو اس کی زیادتی کا کیا ٹھکانہ۔ اب اس تقریر کو ختم کرتا ہوں اور عام مومنین کے لئے دعا کرتا ہوں۔ آمین